Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
بدھ 3 جون 1998ء 7 صفر المظفر 1419 ہجری 3 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 116

قبولیتِ دعا کا گُر

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا بڑی چیز ہے! افسوس لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے' ضرور قبول ہو جانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں' حالانکہ (صاحب ایمان) کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو' تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑ لے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے' تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 434)

دعا مذہب کی روح ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہے ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانہ میں قائم ہوا اور ہر ایک وحی جو کسی زمانہ میں کسی گوشہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے اس زمانہ میں ہم حضرت (بانی سلسلہ) کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں تو آپ مجسم دعا نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریریں دعا ہیں ان کا عمل دعا ہے ان کا ہر ایک کام دعا ہے۔

(-) کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں تو وہ مردہ چیز ہے کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے اور اس کے کاموں سے نظر آتی ہے۔ کسی چیز میں محض خوبصورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے

(-) کوئی تعلیم خوبصورت بھی ہو لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو تو وہ مردہ ہے کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں اس میں وہ چیز نہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اور وہ صرف دعا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا لیکچر دے لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نہیں تو وہ لیکچر کیا اثر رکھتا ہے۔ تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ نہیں رہتا۔

پس جب تک کہ کسی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم زندہ طور پر ہمارے شامل حال نہ ہو اس وقت تک وہ تعلیم زندہ نہیں کہلا سکتی۔ زندہ مذہب وہی ہے کہ جس میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہو۔

اور جو لوگ دعا سے کام نہیں لیتے ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی قبرستان میں بیٹھ جائے۔ کون ایسا شخص ہے جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں چلا جائے۔ کیونکہ مردہ عمل کے زمانہ سے گذر گیا ہے اور اس کی روح قبرستان میں نہیں وہ تو خدا کے پاس ہے البتہ جسم قبرستان میں ہے اور وہ بغیر روح کے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا......

انسان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اس کی نہاں در نہاں ہستی کو اپنے قریب پاتا ہے اور جب اس کی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں اس کا جلوہ نظر آتا ہے تو اس وقت پتے پتے میں زندگی نظر آتی ہے۔

(از خطبہ 17۔ دسمبر 1926ء)
(خطبات محمود جلد 10۔ ص 297۔298)

☆......☆......☆......☆

ہمارے محبوب امام کا قابل رشک نمونہ

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"میری ہمیشہ ہی یہ کوشش رہی ہے کہ میں مارچ۔ اپریل تک اپنا چندہ ادا کر دوں۔ مارچ اپریل میں وعدے کا پورا کرنا آسان ہوتا ہے۔ اور انسان فارغ ہو کر اگلے سال کے متعلق سوچ بچار کرتا ہے اور اس کے لئے سکیمیں بنانا شروع کر دیتا ہے اگر نئے سال کے وعدے تک سر پر بوجھ رہے تو وقت آنے پر انسان بزدل ہو جاتا ہے"

جملہ مجاہدین کو چاہئے کہ اس نیک نمونہ کو اختیار کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

توجہ فرمائیں

○ بخدمت والدین واقفین نو / واقفات نو و سیکرٹریان وقف نو صدران و امرائے کرام اور تمام جماعت۔

کیا آپ نے اس امانت کا جو واقفین نو / واقفات نو کی صورت میں آپ کے اور نظام سلسلہ کے سپرد ہوئی۔ حق ادا کر دیا ہے؟

کیا بچے اور بچیاں حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق تربیت حاصل کر رہے ہیں؟

کیا قرآن کریم ناظرہ با ترجمہ' نمازوں' دعاؤں' امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ سچائی' صفائی' اطاعت میں یہ بچے مثالی کردار کے حامل ہو چکے ہیں۔ کیا لازمی عربی اردو اور کم از کم ایک غیر ملکی زبان سیکھ رہے ہیں؟

کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ آئندہ صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکیں گے؟

جواب خواہ ہاں میں ہو یا نہ میں دونوں صورتوں میں آپ کی دلی دعاؤں اور عملی توجہ کی ضرورت ہے۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

تابکاری سے بچنے کا نسخہ

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جمعہ میں تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ یہ نسخہ ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ فھو الشافی۔

نمبر1 Radium Bromide CM
نمبر2 Carcinosim CM

ایک ہفتہ نمبر1 اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کھائیں اور چند مہینے تک جاری رکھیں کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس دوا کا نقصان بھی کوئی نہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں تمام لوگوں کیلئے افادہ عام کے لئے یہ نسخہ عام کریں۔

(ناظر امور عامہ)

☆......☆......☆......☆

اعلان

○ خلافت لائبریری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بچوں کے مطالعہ کے لئے ایک بہت اچھا سیکشن قائم ہے جو بعد دوپہر ایک بجے سے شام سات بجے تک کھلا رہتا ہے۔

ممبر بننے کے لئے دس روپے سالانہ فیس ہے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

نظارت اصلاح وارشاد

تمباکو نوشی کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات

27- دسمبر 1920ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا:-

"ہمارے ملک میں ایک عام نشے والی چیز حقہ ہے- یوں تو اس کا نشہ اس طرح نہیں ہوتا جس طرح دوسری نشہ والی چیزوں کا ہوتا ہے مگر اس کی وجہ سے اعصاب بے حس ہو جاتے ہیں امریکہ سے کوئی کم بخت اسے لایا تھا مگر اب یہ تین سو سال کے عرصہ میں اس قدر پھیل گیا ہے- اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں نشہ ہے حقہ پینے والا رمضان میں کہتا ہے کہ میرے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے اگر میں حقہ نہ پیوں- اور اس طرح رمضان کی برکات سے محروم ہو کر سخت گناہگار بنتا ہے- لوگ پہلے تو اس لئے شروع کرتے ہیں کہ اس سے قبض کھل جاتی ہے مگر پھر ان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ پاخانے بیٹھ کر تین تین دفعہ چلمیں بھرواتے ہیں ایک شاعر کے متعلق لکھا ہے کہ وہ پاخانے میں بیٹھ کر حقہ کی نال اپنے منہ میں لے لیتا اور کئی کئی چلمیں پی جاتا- بظاہر حقہ پینے والا سمجھتا ہے کہ اس سے طاقت آتی ہے مگر کیا جو لوگ حقہ نہیں پیتے وہ پینے والوں سے کمزور ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں- ہر حقہ پینے والا شخص پچھلی عمر میں کھانستا ہی رہے گا- اور حقہ پینے والے کو ہمیشہ کھانسی کا عارضہ لاحق رہے گا- اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیز جسم کو سن کر دیتی ہے وہ آخر میں اعصاب کو ڈھیلا اور کمزور کر دیتی ہے- اور طاقت زوال کی طرف آجاتی ہے- حقہ صحت کے لئے سخت مضر ہے لوگوں نے پہلے یورپ والوں کو تمباکو استعمال کرتے دیکھا اور پھر حقہ کے رنگ میں اس کی ایجاد کر لی اور یہ اس قدر پھیل گیا کہ حضرت خلیفہ المسیح اول فرماتے ہیں کہ (بعض علاقوں) کی کوئی شادی ایسی نہیں ہوتی جس میں ہر ایک کے لئے ایک حقہ نہ رکھا جاتا ہو- پھر ہمارے ملک میں بھی پھیلا ہوا ہے اور کئی رنگ میں پھیلا ہوا ہے...... ایک انسان درختوں کے پتے کھا کر پیٹ بھر سکتا ہے مگر نشوں کے بغیر نہیں رہ سکتا اور ان کی بدترین غلامی اختیار کرنی پڑتی ہے یہاں ایک ایسا گندہ (دین) کا دشمن تھا جو فخریہ کہا کرتا تھا کہ میں بچپن میں ہی سمجھا کرتا تھا کہ کبھی جھکنا کبھی سر ٹیکنا یعنی نماز پڑھنا ایک فضول بات ہے اور اب تو میں دانا اور عقلمند ہوں اور ان حرکات کی لغویات کو اچھی طرح سمجھتا ہوں اس کے پاس کئی لوگ حقہ پینے بیٹھ جاتے وہ حضرت مسیح موعود کو برا بھلا کہتا رہتا- اس سے بدترین غلامی اور کیا ہوگی-

(انوار العلوم جلد نمبر 5 ص 39-438)

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 28- دسمبر 1925ء کو پاکیزگی نفس اور طہارت قلب کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کچھ ذاتی بدیوں کا ذکر کیا اور فرمایا:-

"ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے- اس میں شراب- افیون- بھنگ- نسوار- چائے- حقہ سب چیزیں شامل ہیں-

پھر فرمایا:-

یہاں کئی لوگ آتے ہیں جنہیں حقہ کی عادت ہوتی ہے پھر وہ اس کی وجہ سے کئی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں- ابتدا میں ہمارے ایک رشتہ دار تھے جو حضرت مسیح موعود کے سخت مخالف تھے اور جو لوگ یہاں آتے وہ انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے- ان کی عادت تھی کہ اپنے صحن میں چارپائیاں بچھا کر حقہ رکھ دیتے لوگ حقہ کو دیکھ کر آجاتے اور وہ گمراہ کرنے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ ہم ان کے رشتہ دار ہیں اور ان کے حالات سے واقف اگر کوئی بات ہوتی تو ہم نہ مان لیتے اس طرح کئی لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی ایک دفعہ ایک احمدی آیا اور حقہ پینے ان کے پاس چلا گیا اسے پہلے تو حضرت مسیح موعود کے خلاف باتیں سناتے رہے لیکن جب وہ خاموش بیٹھا رہا تو پھر اس کے سامنے حضرت مسیح موعود کو گالیاں بھی دیں اس پر بھی وہ کچھ نہ بولا- آخر اسے کہنے لگے تم کس سوچ میں ہو کیوں کوئی بات نہیں کرتے وہ کہنے لگا میں اس سوچ میں ہوں کہ حقہ کی خبیث عادت مجھے یہاں لائی اگر یہ نہ ہوتی تو میں نہ یہاں آتا اور نہ حضرت صاحب کے خلاف باتیں سنتا-

اس وقت میں ضمناً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ حقہ بہت گندی چیز ہے اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں- ان کو ترک کر دینا چاہئے- بعض نشے ایسے ہیں جن کی وجہ سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے میں ان کے نام نہیں لیتا تاکہ جو ان کے عادی ہیں ان کے متعلق بدظنی نہ پیدا ہو- مگر یہ بات بالکل سچی ہے بعض نشوں سے اعصاب پر خاص اثر پڑتا ہے اس لئے کسی نشہ کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہئے-

(منہاج الطالبین ص 73، 74)

☆......☆......☆......☆

غزل

مٹی تھا میں خمیر ترے ناز سے اُٹھا
پھر ہفت آسماں مری پرواز سے اُٹھا

انسان ہو کسی بھی صدی کا کہیں کا ہو
یہ جب اٹھا ضمیر کی آواز سے اُٹھا

صبحِ چمن میں ایک یہی آفتاب تھا
اس آدمی کی لاش کو اعزاز سے اُٹھا

سو کرتبوں سے لکھا گیا ایک ایک لفظ
لیکن یہ جب اٹھا کسی اعجاز سے اُٹھا

اے شہسوارِ حُسن یہ دل ہے یہ میرا دل
یہ تیری سر زمیں ہے قدم ناز سے اُٹھا

مَیں پوچھ لوں کہ کیا ہے مرا جبر و اختیار
یارب یہ مسئلہ کبھی آغاز سے اُٹھا

وہ اَبر شبنمی تھا کہ نہلا گیا وجود
میں خواب دیکھتا ہوا الفاظ سے اُٹھا

شاعر کی آنکھ کا وہ ستارہ ہوا علیمؔ
قامت میں جو قیامتی انداز سے اُٹھا

عبید اللہ علیمؔ

ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا مدِ نظر رکھو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں-

یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوق خدا' جب تک یہ حالت نہ ہو جاوے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جاوے اور کوئی شیطان رہزن نہ ہو سکے- اس وقت تک ٹھوکر کا اندیشہ ہے- لیکن جب دنیا کی برائی بھلائی ہی نہ ہو بلکہ خدا کی خوشنودی اور ناراضگی اس پر اثر کرنے والی ہو- یہ وہ حالت ہوتی ہے جب انسان ہر قسم کے خوف و حزن کے مقامات سے نکلا ہوا ہوتا ہے- اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو کر پھر اس سے نکل جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا شیطان اس لباس میں ہنوز اس کے ساتھ ہوتا ہے- لیکن اگر وہ عزم کرے کہ آئندہ کسی وسوسہ انداز کی بات کو سنوں گا ہی نہیں' تو خدا اسے بچا لیتا ہے-

(ملفوظات جلد اول صفحہ 554)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

قسط اوّل

ایک گل میں سمٹ گئی ہے بہار

ایم ٹی اے کے ذریعے کثرت میں وحدت کے نظارے

احمدیہ ٹیلی ویژن نے کُل عالم میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت کی نظریاتی وحدت کو عملی وحدت میں بدل دیا ہے۔ 153 ملکوں کے احمدی ایک مالا میں پروئے گئے ہیں۔ پیشگوئیوں کے مطابق مشرق و مغرب کے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں، سُن رہے ہیں۔ محبتیں بڑھ رہی ہیں دکھ بانٹے جا رہے ہیں اور تمام عالمِ احمدیت ایک خاندان کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اور ان کی تمام اہم تقریبات عالمگیر ہو گئی ہیں یہ مضمون آگے کئی شقوں میں پھیلا ہوا ہے جس کی تفصیل بڑی دلچسپ اور دلربا ہے۔

عالمی جمعہ

جمعہ کا جماعت احمدیہ سے خاص تعلق ہے

اور در حقیقت جمعہ کی جو برکات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے پائی ہیں دوسروں کو اس کا عشرِ عشیر بھی حاصل نہیں۔

بالآخر وہ وقت آیا کہ ساری دنیائے احمدیت ٹیلی ویژن کے ذریعہ امام جماعت کے خطبہ جمعہ کو سنتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ شرعی پابندیوں کی وجہ سے ہر مقام کی جماعت جمعہ الگ ادا کرتی ہے مگر اصلی اور حقیقی خطبہ وہی ہوتا ہے جو امام وقت ارشاد فرماتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے 28 جون 91ء کو فرمایا

" یہ زمانہ اور لحاظ سے بھی جمع کا زمانہ ہے۔ اتنی دور دور کے ممالک ایک جگہ مختلف رنگ میں جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان کی عقل حیرت میں مبتلا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس بات کا ہمیں مزید یقین دلانے کے لئے.... ایسی نئی ایجادات فرما دی ہیں جن کے نتیجہ میں یہاں بیٹھے ہم دور دور کے احمدیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اکٹھے ایک جگہ جمع ہو چکے ہیں۔ عید کا جو خطبہ میں نے دیا تھا اس کے متعلق ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی وقت دنیا کے چوبیس ممالک میں سنا جا رہا تھا اور دنیا کی تریسٹھ جماعتیں اس کو براہ راست سن رہی تھیں۔ اب یہ سلسلہ (اللہ نے چاہا تو) پھیلتا چلا جائے گا اور ظاہری طور پر بھی صرف جماعت احمدیہ ہے اور صرف جماعت احمدیہ ہے جس کو خدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ اس طرح ایک زمانے کے مختلف لوگوں کو بھی ایک ہاتھ پر جمع کر دے۔"

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 444 نظارت اشاعت ربوہ)

اور در حقیقت جمعہ ہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس نے ایم ٹی اے کی بنیاد فراہم کی۔ اور یہ دن کل عالم کے احمدیوں کے لئے جشن کا دن ہوتا ہے جب ان کا امام براہ راست ان سے مخاطب ہوتا ہے اس نے محبتوں کو ایک نئی جلا اور رونق بخشی ہے۔

حضرت صاحب نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب سے ٹیلی ویژن کے ذریعہ جماعت احمدیہ عالمگیر سے رابطہ قائم ہوا ہے جمعہ جو پہلے ہی پیارا لگا کرتا تھا اور بھی زیادہ پیارا لگنے لگ گیا ہے اور یہ صرف میرا حال نہیں۔ سب دنیا میں تمام جماعت احمدیہ کے افراد، مردوں، عورتوں، بڑوں، چھوٹوں کا ایک ہی حال ہے۔ کثرت سے ایسے خط مل رہے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو اب جمعہ کا ایسا انتظار رہنے لگا ہے۔ جیسے پہلے کبھی نہیں تھا۔ یہ تعلق دو طرفہ ہے یکطرفہ نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس پہلو سے بھی حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ) کی قائم کردہ یہ جماعت بے مثل ہے۔ دنیا کی کوئی جماعت ایسے گہرے دو طرفہ تعلق کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کر سکتی اور پھر اتنے وسیع پیمانہ پر کہ پانچ براعظموں میں 130 سے زائد ملکوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جمعہ کے دن (-) محبت سے بیک وقت احمدی دل دھڑک رہے ہوتے ہیں۔ (-) اس للّٰہی محبت کی کچھ اور تشریح بھی ضروری ہے۔ میں جمعہ پر آتا ہوں اور میں اپنی چشم تصور سے دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ فلاں جگہ احمدی دیکھ رہے ہوں گے۔ فلاں جگہ دیکھ رہے ہوں گے۔ ربوہ میں فلاں فلاں جگہ اس طرح لوگ اکٹھے ہوں گے۔ احمد نگر میں وہ غیر احمدی زمیندار بھی جنہوں نے آنکھیں پھیر لی تھیں اور تعلقات توڑ لئے تھے وہ بھی وہاں اکٹھے ہو گئے ہوں گے اور لالی قوم سے اگرچہ بہت تعلقات تھے لیکن آنکھیں پھیرنے میں بھی یہ بڑی ماہر ہے اور ان کی لالی سرخی کی لالی کی طرح ہونٹوں پر اور گالوں پر رہتی ہے دل پر اثر نہیں کرتی لیکن اب سنا ہے وہ بھی آنے لگ گئے ہیں۔ اور وہاں ایک بہت غریب سے آدمی لالہ تھے۔ ایک اچھے بااثر انسان کے باپ لیکن خود غریب، وہ تو شاید فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ سارے لوگ چشم تصور میں سامنے آتے ہیں۔ ہمارا رحماں جو احمد نگر میں میرے فارم پر کام کیا کرتا تھا اس کو بھی کوئی پکڑ کر لائے اور کسی دن دکھائے کیونکہ اس کا ایک دفعہ خط ملا تھا کہ میں تو ترس گیا ہوں آپ ضرور واپس آئیں وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے۔ پھر ایک شاید بابا معراج موچی ہوا کرتے تھے جو لائبریری کے باہر پرے بیٹھا کرتے تھے۔ ان سے محبت کا بہت دیرینہ تعلق تھا وہاں سے سائیکل پر جاتا تھا تو ہر دفعہ تو نہیں مگر اکثر روک لیا کرتے تھے۔ اور جب تک مل کر سلام کر کے نہ گزروں وہ ٹیکس ادا کئے بغیر مجھے جانے نہیں دیتے تھے۔ وہ تو اب فوت ہو گئے ہیں لیکن ایسے کئی تھے جو اب اکٹھے ہو رہے ہوں گے اور اس وقت دیکھ رہے ہوں گے تو یہ جو للّٰہی محبت ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔"

(روزنامہ الفضل 15 مئی 93ء)

ایک اور موقع پر فرمایا۔

"کل کی بات ہے امیر صاحب سیالکوٹ جو ایک ڈیڑھ مہینے کی رخصت کینیڈا میں گزار کر واپس سیالکوٹ جا رہے تھے مجھے ملنے آئے اور مجھے بتایا کہ وہاں غالباً گھٹیالیاں یا سیالکوٹ کے کسی بڑے گاؤں کی بات ہے ایک معمر خاتون جنہوں نے (-) خطبہ دیکھا اور اس میں شریک ہوئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح خطبہ دیا جا رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہ میں نے کیا دیکھا پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگیں۔ امیر صاحب کی آنکھوں سے بھی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے آنسو جاری تھے کہہ رہے تھے کہ وہ منظر بیان نہیں کیا جا سکتا ایسے درد سے وہ بیان کر رہی تھیں اور بے اختیار دعائیں دے رہی تھیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 93ء)

عالمی جلسہ سالانہ

جمعہ کے عالمی اجتماع کی ایک وسیع شکل جلسہ سالانہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جو ربوہ میں منعقد ہوتا تھا اسے صرف ربوہ میں موجود لوگ دیکھ سکتے تھے۔ اس پر 1984ء سے اب تک پابندی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے متبادل جو نظام عطا فرمایا ہے۔ اس میں کُل عالم شریک ہوتا ہے۔

چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ پہلی دفعہ سٹیلائٹ کے ذریعہ عالمی طور پر 1992ء میں دیکھا گیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات نشر کئے گئے۔

اسی طرح 1996ء سے جلسہ کی پوری کارروائی نشر کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ جلسہ سالانہ جرمنی اور کینیڈا اور امریکہ سے بھی حضرت صاحب کے خطابات اور دیگر بہت سے پروگرام براہ راست نشر کئے جاتے ہیں۔

عالمی جلسہ قادیان

جن ملکوں کے جلسوں میں حضرت صاحب خود تشریف نہیں لے جاسکتے اکثر لندن سے ہی ان کے حاضرین سے خطاب فرماتے ہیں۔ اور کُل عالم کے احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ ان میں شریک ہو جاتے ہیں۔

ان میں سرفہرست جلسہ سالانہ قادیان ہے دسمبر 1992ء میں یہ منفرد واقعہ رونما ہوا کہ قادیان کے لئے لندن میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے جو دلآویز خطاب فرمایا اس کے ابتدائی جملے یہ تھے۔

آج جماعت احمدیہ عالمگیر ایک ایسے عجیب جلسے میں شریک ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائنات بنی ہے اس سے پہلے چاند اور سورج اور آسمان کے سیاروں نے دیکھی نہیں تھی۔ نہ نزدیک کے سیاروں نے ایسا منظر دیکھا نہ دور کے ستاروں نے، یہ واقعہ پہلی دفعہ آج ہوا ہے اور آئندہ ہوتا چلا جائے گا یہ ایک ایسا عجیب و غریب جلسہ ہے جو لندن سے لندن میں قادیان کے لئے منعقد ہو رہا ہے اور قادیان کے سامعین اور حاضرین جلسہ بھی اس جلسہ میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح مشرق بعید کی مختلف قومیں، کُل عالم کے تمام انسان آج اس جلسہ میں شرکت کی استطاعت پا چکے ہیں۔ دیکھنے والے جہاں ہوں گے، احمدی اور ان کے دوست اور ان کے مہمان آج مشرق میں بھی جلسے میں شریک ہیں مغرب میں بھی شریک ہیں۔ لاس اینجلز میں بھی آج جلسے کا دن ہے مگر اس وقت وہاں وقت اور ہے۔ آدھی رات کو دو بجے کا وقت ہو گا اور وہاں کرسمس کا دن اس رات کے ذریعے اختتام کو پہنچ رہا ہے مختلف جگہوں پر شرابوں کے نشے میں دھت حد سے زیادہ کھائے ہوئے مصیبتوں میں مبتلا کرسمس کی رات کاٹنے کے لئے اب اپنے بستروں کی طرف الگ ہو رہے ہوں گے اور احمدی تہجد کے وقت اُٹھ رہے ہیں۔ جلسے کی تیاری سے پہلے اس عالمی جلسے میں شرکت کے لئے اپنے بچوں کو جگا کر اپنے اپنے علاقوں میں جہاں جہاں بھی جانا ہے جہاں جہاں بھی سہولتیں مہیا ہیں وہاں اکٹھے ہو کر خدا کی یاد کے لئے اس پاک وقت میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ اسی طرح جاپان میں بھی اس وقت آج ہی کی شام کے سات بج چکے ہیں اور پاکستان میں اس وقت تین بجے سے کچھ زائد کا وقت ہو گا قادیان میں جو لوگ اس جلسے کو دیکھ رہے ہیں وہاں ساڑھے تین سے کچھ زائد کا وقت ہے۔ غرضیکہ دنیا کے تمام ممالک پر ایک سرسری سی اُڑتی ہوئی نگاہ ڈال کر دیکھیں یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ آج کے لمحات تمام دنیا کے چوبیس گھنٹے کے لمحات بنتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ آواز جو آپ اس وقت سن رہے ہیں۔ اس وقت انگلستان میں دس بجکر آٹھ منٹ ہیں وہ ہر لمحہ دنیا کے گرد برابر اس وقت گونج رہی ہے کہیں دن کے وقت کہیں رات کے وقت کہیں شام کے جھٹپٹے کے وقت کہیں شفق کیساتھ غرضیکہ یہ آواز اس عالمی شکل میں اس صورت کے ساتھ جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے نمائندے کی ہے۔ کل عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے کے لمحات آج ان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت امام ابنِ تیمیہ

از قلم حضرت ملک سیف الرحمان صاحب

امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن شہاب الدین عبدالحلیم 661ھ میں حران میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اپنے زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور محدث تھے اور حرانی کہلاتے تھے۔ امام صاحب کی ایک دور کی جدہ کا نام تیمیہ تھا جس کی طرف نسبت کی وجہ سے ان کی کنیت ابن تیمیہ مشہور ہوئی اور اسی کنیت سے آپ معروف ہیں۔

امام ابن تیمیہ کا قد درمیانہ، رنگ سفید، کالی گھنی داڑھی، سینہ چوڑا، آنکھیں بڑی بڑی، غرض آپ بڑی دلنواز سنجیدہ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا گھرانہ بڑی علمی عظمت رکھتا تھا اور اپنے علاقہ حران میں جو شام کا ایک حصہ تھا بڑا اثر و رسوخ اور دینی قیادت کا شرف رکھتا تھا۔

یہ دور سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے بڑے اضطراب کا باعث تھا کیونکہ تاتاریوں کے ہاتھوں مرکز خلافت بغداد تباہ ہو چکا تھا اور اب ان کا رخ شام کی طرف تھا۔ انہی تاتاری حملوں کے خوف سے ابن تیمیہ کا خاندان حران سے ہجرت کر کے دمشق میں آبسا تھا۔ اس وقت ابن تیمیہ کی عمر سات سال تھی۔ دمشق اس زمانہ میں مجمع العلماء تھا کیونکہ حروب صلیبیہ کے دوران فلسطین کے علماء بھاگ کر دمشق آگئے تھے اس کے کچھ عرصہ بعد تاتاری حملوں کی وجہ سے عراق اور مشرقی علاقوں کے کئی علماء بھی دمشق آگئے اور بعض مصر کی طرف نکل گئے۔ بہرحال دمشق کے علمی ماحول میں ابن تیمیہ نے پرورش پائی۔ والد دمشق کی جامع مسجد کے واعظ اور اس کے ایک مدرسہ کے معلم تھے۔ ابن تیمیہ نے بھی اس علمی ماحول سے اثر لیا۔

آپ نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا جو اس زمانہ کا دستور علمی تھا۔ اس کے بعد مروجہ علوم کی طرف توجہ مبذول کی۔ قابل اساتذہ سے استفادہ کا موقع ملا۔ حدیث آپ کا بڑا پسندیدہ موضوع تھا۔ چنانچہ اس زمانہ کے مشہور اساتذہ سے کتب حدیث پڑھیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ مسند احمد بن حنبل بھی سبقاً پڑھی اور اس مضمون کا وسیع مطالعہ کیا۔ فقہ الحدیث میں بھی مہارت حاصل کی..... آپ کی عمر 21 سال تھی کہ آپ کے والد ماجد فوت ہو گئے، لیکن آپ کی والدہ نے کافی لمبی عمر پائی اور اپنے لائق بیٹے کے عروج کے زمانہ کو بھی دیکھا۔

امام ابن تیمیہ کا حافظہ غضب کا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ الجمع بین الصحیحین للحمیدی آپ کو یاد تھی۔ علوم عربیہ میں بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ امام ابن تیمیہ میں متعدد وصف نمایاں تھے۔ بچپن سے ہی آپ بڑے محنتی، سختیوں کے عادی اور سنجیدہ طبیعت رکھنے والے تھے علم کا ذوق ورثہ میں ملا تھا۔ ان صفات کی وجہ سے بہت جلد اقران زمانہ سے آگے نکل گئے۔

چونکہ گھرانہ حنبلی المسلک تھا اس لئے ابن تیمیہ پر بھی یہ رنگ نمایاں رہا۔ اس زمانہ میں صلاح الدین ایوبی کی کوششوں کی وجہ سے عقائد میں امام ابوالحسن اشعری اور فقہ میں امام شافعی کا مسلک غالب تھا اس وجہ سے امام ابن تیمیہ کو جو حنبلی اور سلفی تھے شافعیوں اور اشعریوں کے مقابلہ میں بڑے معرکے سر کرنے پڑے۔ مخالفتوں کا ایک زور تھا جس سے امام ابن تیمیہ دوچار تھے۔

امام ابن تیمیہ اور درس و تدریس ابن تیمیہ قریباً اکیس سال کی عمر میں اپنے والد کی وفات کے بعد مسند تدریس پر متمکن ہوئے۔ آہستہ آہستہ آپ کے درس کا غلغلہ بلند ہو تا گیا۔ آپ بڑے فصیح اللسان اور واضح البیان استاد تھے۔ باتوں میں بڑی مٹھاس اور بیان میں بڑا اثر تھا۔ ہر قسم کے خیال کے لوگ موافق اور مخالف سنی اور بدعتی، شیعہ اور معتزلہ سبھی شامل درس ہوتے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق استفادہ کرتے۔

امام ابن تیمیہ اور ابتلاء امام ابن تیمیہ تفوق علمی کے ساتھ ساتھ بڑے تیز طبیعت بھی تھے۔ مخالف پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ آور ہوتے۔ اس زمانہ میں توہمات اور بدعات کا زور تھا۔ پیر پرستی اور قبر پرستی نے مسلم معاشرہ کی جڑیں کھوکھلی کر دی تھیں۔ امام ابن تیمیہؒ معاشرہ کی ان سب بیماریوں کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ خصوصاً اس زمانہ کے صوفیوں کو جن کا بڑا اثر تھا آپ نے ہدف تنقید بنایا جس کی وجہ سے وہ آپ کے سخت خلاف ہو گئے۔

ان حالات میں ضروری تھا کہ جہاں ان کے کچھ حامی دوست اور عقیدت مند ہوں وہاں مخالفوں کی بھی کثرت ہو۔ چنانچہ حاکم مصر الناصر بن قلاوون کے پاس شکایت کی گئی۔ اس وقت شام کا علاقہ مصر کی عملداری میں تھا اس نے آپ کو بلا بھیجا تو الناصر کو اگرچہ ابن تیمیہ سے عقیدت تھی لیکن علماء کے شور و شر سے مجبور تھا وہاں کے قاضی نے الزام لگایا کہ یہ تجسیم الہ کے قائل ہیں۔ آپ نے قاضی کا حکم ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سے پہلے اس کے حکم سے ایک عالم کو جس کا کوئی قصور نہیں تھا قتل کیا جا چکا تھا۔ چنانچہ اس قاضی نے آپ کو قید کر دیا۔ اٹھارہ ماہ آپ قید رہے۔ پھر الناصر کی کوشش سے رہائی پائی۔ آپ نے پھر سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور صوفیاء کے عقائد پر حملے برابر جاری رکھے۔ الناصر کا ایک پیر تھا جو وحدۃ الوجود کو مانتا تھا امام ابن تیمیہ اس عقیدہ کے سخت خلاف تھے۔ اس نے الناصر پر دباؤ ڈالا کہ ابن تیمیہ کو تنقید سے روکا جائے لیکن آپ کا موقف یہ تھا کہ جو بات حق ہے اس کے اظہار سے وہ رک نہیں سکتے۔ چونکہ شور و شغب بڑھ گیا تھا اور عوام پر صوفیاء کا بڑا اثر تھا اس لئے امام ابن تیمیہ کے سامنے تین تجویزیں رکھی گئیں۔ اول یہ کہ وہ قاہرہ سے الاسکندریہ چلے جائیں۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہاں ان کو کوئی جانتا نہیں اس لئے ان کو کوئی نہیں سنے گا اور ساتھ ہی یہ شرط تھی کہ وہاں جا کر کوئی وعظ وغیرہ نہیں کرنا، زبان بند رکھنی ہے۔ اگر یہ منظور نہیں تو پھر زبان بندی کی اس شرط کے ساتھ واپس دمشق چلے جائیں اور تیسری صورت یہ ہے کہ آپ کو دوبارہ قید کر دیا جائے۔ تاہم قید خانہ میں آپ کے شاگرد آپ سے پڑھ سکیں گے۔ آپ نے اس تیسری صورت کو منظور کر لیا لیکن آپ زیادہ عرصہ قید خانہ میں نہ رہے۔ اپنے عقید تمندوں کی وجہ سے جلد باہر آ گئے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا اور لوگ پہلے سے زیادہ آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ اس دوران کئی ابتلاء بھی آئے جنہیں آپ نے صبر و شکر کے ساتھ برداشت کیا۔ الناصر نے ارادہ کیا کہ جن علماء نے آپ کو تکلیف دی ہے اور ایک لمبا عرصہ قید میں رہنے پر مجبور کیا ہے ان کو سزا دی جائے لیکن آپ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے۔

چنانچہ الناصر نے آپ کی بات مان لی۔ علماء تو خاموش ہو گئے لیکن صوفیاء کا شور کم نہ ہوا۔ انہوں نے پبلک کو اکسایا اور بعض جاہلوں نے آپ پر حملہ کیا اور آپ کی توہین کی۔ آپ کے حامی سخت مشتعل ہو گئے اور انتقام لینے کا عزم کیا۔ لیکن آپ نے بڑی سختی سے ان کو منع کیا اور فرمایا اگر تم میرے لئے انتقام لینا چاہتے ہو تو میں نے معاف کر دیا ہے اور اگر اپنے لئے انتقام لیتے ہو اور میری کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تو پھر جو مرضی ہے کرو اور اگر خدا کے لئے انتقام لیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اپنا حق لینے پر آپ قادر ہے تمہاری مدد کی اسے ضرورت نہیں۔ غرض لوگوں کو بڑی سختی سے آپ نے روکا اور کسی قسم کا فساد نہ ہونے دیا۔

امام ابن تیمیہ اور جہاد بالسیف امام ابن تیمیہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ مرد میدان بھی تھے۔ آپ نے تاتاریوں کے خلاف جہاد میں موثر حصہ لیا۔ 699ھ کے قریب دمشق کو تاتاریوں کے حملے کا بڑا خطرہ تھا یعنی علماء تو مصر کی طرف بھاگ گئے لیکن امام ابن تیمیہ نے وعظ و تلقین کے ذریعہ لوگوں کے حوصلے بڑھائے، انہیں جرات کے ساتھ حملہ کا مقابلہ کرنے پر اکسایا۔ دوسری طرف آپ شہر کے عمائدین کا وفد لے کر تاتاری سالار غازان کے پاس گئے۔ غازان نے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن تاتاری وحشت و بربریت علیٰ حالہ موجود تھی۔ یہ لوگ صرف نام کے مسلمان تھے۔ تمام عادات اور رسم و رواج ابھی کافرانہ تھے اور اپنے آپ کو چنگیز خان کے قانون کے تابع سمجھتے تھے۔ بہرحال جب وفد غازان کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے غازان سے کہا "آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ مسلمان ہیں، آپ کے لشکر میں قاضی، شیخ اور موذن سبھی ہیں لیکن اسلام کے آثار نہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کافر تھے لیکن عہد کے پکے تھے آپ مسلمان ہو کر اس عہد کو توڑ رہے ہیں جو آپ نے اس علاقہ کے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔" بات چیت کے بعد جب وفد کے سامنے کھانا چنا گیا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا غازان نے پوچھا کھانا نہ کھانے کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے کہا میں وہ کھانا کیسے کھا سکتا ہوں جو لوگوں کا مال لوٹ کر تیار کیا گیا ہے۔ لوگوں کے درخت کاٹ کر پکایا گیا ہے۔ غرض اسی طرح آپ نے بہت کچھ کہا اور ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی کہ غازان آپ کی تکریم کرنے اور آپ کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا۔ آپ کا فوری مقصد یہ تھا کہ غازان فی الحال دمشق پر حملہ نہ کرے اور قیدی رہا کر دے۔ غازان نے آپ کے دونوں مطالبے مان لئے لیکن کہا کہ مسلمان قیدی تو رہا کر دیتا ہوں لیکن عیسائی اور یہودی قیدی نہیں چھوڑوں گا۔ لیکن آپ نے کہا واپس جاؤں گا تو سبھی کے ساتھ جاؤں گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اہل ذمہ کے بارہ فرمایا ہے لھم مالنا و علیھم ما علینا آخر غازان نے آپ کا مطالبہ مان لیا اور وفد کامیاب و کامران واپس دمشق آگیا۔ اہل دمشق کو برابر یہ اطلاعیں مل رہی تھیں کہ تاتاری لشکر تاڑ میں ہے۔ موقع ملنے پر ضرور دمشق پر حملہ کرے گا۔ اس لئے ابن تیمیہ لوگوں کو جہاد کے لئے برابر تیار کرتے رہے۔ ضروریات جہاد کا جائزہ لیا گیا۔ ادھر دمشق کے لوگوں نے امام ابن تیمیہ پر زور دیا کہ وہ مصر جائیں اور وہاں کے امیر الناصر کو شام کی مدد کرنے پر آمادہ کریں۔ چنانچہ امام صاحب کی سفارت کامیاب رہی اور ایک بھاری لشکر کے ساتھ شام کی طرف کوچ کیا۔ تاتاری لشکر نے اس دفعہ حملہ نہ کیا لیکن 702ھ میں پوری تیاری کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ ادھر شام اور مصر کا لشکر بھی پوری طرح تیار تھا۔ دمشق کے علماء اور امراء نے تخت یا تختہ کے حلف اٹھائے، عوام کے حوصلے بڑھائے۔ امام ابن تیمیہ نے علماء کی قیادت کی اور بذات خود لڑائی میں عملی حصہ لیا۔ آخر یہ متحدہ طاقت تاتاریوں کے ساتھ پوری قوت سے ٹکرائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاتاری لشکر کو شکست فاش دی اور پہلی دفعہ لوگوں کے دلوں سے یہ ڈر نکلا کہ تاتاری لشکر ناقابل شکست بلا ہے۔

دمشق کے قریبی پہاڑوں میں ایک اور مسلمان دشمن طاقت بھی تھی۔ حسن بن صباح کے بقیۃ السیف یہ لوگ نام کے مسلمان تھے۔ الحشاشین یا جبلیہ کے نام سے مشہور تشیع اور تصوف کا ملغوبہ تھے۔ پہلے صلیبیوں کی انہوں نے مدد کی تھی اور اب تاتاریوں کے جاسوس بنے ہوئے تھے وہ موقع ملنے پر مسلمان دیہات پر حملہ آور بھی ہوتے لوٹ مار کرتے اور پہاڑوں میں جا چھپتے،

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

منصور احمد

ایٹمی اسلحہ کی دوڑ-ایک جائزہ

نیوکلیائی اسلحہ سازی کی دوڑ کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں اس میں شامل ممالک کو چار گروہوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔

پہلا گروہ وہ ممالک جو نیوکلیائی اسلحہ سازی کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کا اعلانیہ اظہار کرتے ہیں ان میں

امریکہ امریکہ نے سب سے پہلے 1945ء میں نیوکلیئر ٹیسٹ کیا۔ اب تک 1,030 ٹیسٹ کر چکا ہے۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ تمام دنیا کے ٹیسٹ دھماکے اکٹھے بھی شمار کرلئے جائیں تو امریکہ کے ٹیسٹوں کی تعداد زیادہ بنتی ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر اعداد و شمار سے ظاہر ہوگا۔

امریکہ کے پاس 12070 وار ہیڈز موجود ہیں اور 13000 کلو میٹر تک دنیا میں کسی بھی جگہ پر پہنچ کر مار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

برطانیہ 1952ء میں پہلی مرتبہ نیوکلیائی ٹیسٹ کیا اور اب تک 45 ٹیسٹ کر چکا ہے۔ 380 وار ہیڈز موجود ہیں جو کہ 12'000 کلو میٹر تک مار کرسکتے ہیں۔

فرانس 1961ء سے اب تک 210 ٹیسٹ کئے جاچکے ہیں۔ 96-1995ء میں بحرالکاہل میں 6 متنازعہ ٹیسٹ کئے۔ فرانس کے پاس 500 وار ہیڈز (Warheads) موجود ہیں جو 5'300 کلو میٹر تک مار کرسکتے ہیں۔

روس امریکہ کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ ٹیسٹ روس نے کئے جس کی تعداد 715 ہے۔ ایک دور میں اسلحے کی دوڑ میں نمایاں طور پر پہلے نمبر والے اس ملک کے وار ہیڈز (Warheads) کی تعداد 22'500 ہے جو کہ اب کم ہو رہی ہے۔ اس کی مار کرنے کی صلاحیت 11'000 کلو میٹر ہے۔

چین 1964ء سے اب تک 45 ٹیسٹ کئے۔ چین کے پاس 450 وار ہیڈز ہیں جو کہ 11'000 کلو میٹر تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

بھارت مئی 1998ء کے آغاز میں 5 نیوکلیائی ٹیسٹ کر کے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اور تمام دنیا کئی قسم کی چہ میگوئیوں کی آماجگاہ بن گئی۔ جگہ جگہ اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

1974ء میں پہلا ٹیسٹ کیا 65 وار ہیڈز ہیں۔ 2'500 کلو میٹر تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پاکستان 1972ء میں پاکستان نے مخفی نیوکلیائی پروگرام کا آغاز کیا۔ لیکن امریکہ کی طرف سے پابندی عائد کر دی گئی ابھی حال ہی میں اوسط درجے تک مار کرنے والے ایک میزائل (غوری) کا ٹیسٹ کیا گیا۔ 15 سے لے کر 25 تک وار ہیڈز موجود ہیں۔ اور 1500 کلو میٹر تک مار کرنے کی صلاحیت ہے۔ (۔ مئی 1998ء میں پاکستان نے 6 ایٹمی دھماکے کئے ہیں۔)

دوسرا گروہ یہ ان ممالک پر مشتمل ہے جو نیوکلیائی اسلحہ سازی کی صلاحیت تو رکھتے ہیں مگر برسرعام اعلان نہیں کرتے بلکہ اپنے پروگرام کو خفیہ طور پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں

اسرائیل اسرائیل کے پاس بم موجود ہونے کی شہرت ہے لیکن مشرق وسطی میں اس سلسلے میں کوئی ٹیسٹ نہیں کیا گیا۔

اسرائیل کے پاس 64 سے لے کر 112 تک وار ہیڈز ہیں اور مار کرنے کی صلاحیت 1'500 کلو میٹر ہے۔

تیسرا گروہ وہ ممالک جن کے بارے میں یہ شک ہے کہ وہ نیوکلیائی اسلحہ سازی کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں

شمالی کوریا شمالی کوریا نے 1994ء کے اس معاہدے کو ختم کرنے کی دھمکی دی ہے جس کے مطابق اس نے اپنے نیوکلیائی پروگرام کو منجمد کر دیا تھا۔ اس بات کا کافی امکان ہے کہ اس کے پاس دو وار ہیڈز بنانے کے لئے وافر وسائل موجود ہیں۔ اور مار کرنے کی صلاحیت 1'000 سے 1'500 کلو میٹر ہے۔

ایران امریکہ یہ یقین رکھتا ہے کہ ایران اپنے نیوکلیائی ترقیاتی پروگرام کے ذریعے اپنے اسلحے کی تعداد و صلاحیت کو بڑھا رہا ہے۔ جبکہ وہ Nuclear Proliferation Treaty (N.P.T) کا ممبر ہے۔ ایران کے میزائلوں کی مار کرنے کی صلاحیت 500 کلو میٹر ہے۔

عراق 1991ء کی خلیجی جنگ کے بعد کئی متضاد باتیں سامنے آئیں۔ امریکہ عراق کے کسی بھی ایسے پروگرام کو جو نیوکلیائی اسلحے سے تعلق رکھتا ہو روکنا چاہتا ہے۔ عراق آجکل کئی امریکی پابندیوں کا شکار ہے۔ اس کے اسلحے کے مار کرنے کی صلاحیت 150 کلو میٹر ہے۔

لیبیا امریکہ کا خیال ہے کہ لیبیا نیوکلیائی اسلحے کے حصول کے لئے کوشاں ہے مگر امریکی پابندیاں اس کو ایسا کرنے سے روکے ہوئے ہیں۔ موجود اسلحے کی مار کرنے کی صلاحیت 300 کلو میٹر ہے۔

چوتھا گروہ وہ ممالک جو نیوکلیائی اسلحہ سازی کی دوڑ میں شامل تو تھے مگر اب اس پروگرام کو

الجیریا 1991ء میں یہ بات سامنے آئی کہ الجیریا ایساری ایکٹر بنا رہا ہے جو نیوکلیائی اسلحہ سازی میں ممد ہوگا۔ الجیریا نے اپنا یہ ری ایکٹر Inter Atomic Energy Agency کے تابع رکھا اور اب Nuclear Proliferation Treaty (N.P.T) کے ساتھ منسلک ہے۔

ارجنٹائن اور برازیل ان دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے مقابل پر 1980ء میں نیوکلیائی پروگرام کا آغاز کیا۔ لیکن نئی جمہوری حکومتوں نے 1990ء میں اس پروگرام کو روک دیا۔ اور دونوں ممالک نے لاطینی امریکہ کو نیوکلیائی اسلحے سے پاک زون قرار دیئے جانے کے معاہدے پر دستخط کر دیئے۔

بیلارس، قازقستان اور یوکرائن 1991ء میں تقسیم سویت یونین کے وقت یہ ریاستیں متعدد نیوکلیائی اسلحے رکھتی تھیں اب ان تمام ریاستوں نے اس سے نجات حاصل کرلی ہے اور N.P.T کی ممبر بن چکی ہیں۔

جنوبی افریقہ یہ وہ واحد ملک ہے جس نے نیوکلیائی اسلحہ تیار کیا۔ کامیابی حاصل کرلینے کے بعد اپنی قوت ارادی کے بل بوتے پر اس کو ترک کر دیا۔ ڈی کلارک نے 1991ء میں تمام نیوکلیائی اسلحہ بے کار کر دیا اور N.P.T کی ممبر شپ اختیار کرلی۔

(Time May 1998)

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تمباکو نوشی ایک لغو فعل ہے

تمباکو نوشی سے کراہت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے فرمودات

حضرت مسیح موعود نے تمباکو نوشی کو لغو قرار دیا ہے۔ "تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے۔ اور (صاحب ایمان) کی شان ہے (کہ وہ لغو بات سے پرہیز کرتے ہیں) اگر کسی کو طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔

(الحکم 29 مارچ 1903ء بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود تمباکو نوشی سے کراہت کا اظہار ایک موقع پر کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔

"تمباکو کے بارہ میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔

(البدر 24 جولائی 1903ء ص 208 بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص 206)

تمباکو کے بارہ میں فرمایا:۔

"یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔

(بدر 3۔ اپریل 1903ء ص 82 بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود مطبوعہ 10 ستمبر 1935ء ص 206)

حضرت مسیح موعود نے تمباکو نوشی کے موضوع پر ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا۔

اس کا ترک اچھا ہے۔ ایک بدعت ہے منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب اس کے متعلق ایک شعر اپنا بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 538 فرمودہ 28۔ اگست 1901ء)

تمباکو نوشی کی عادت کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"انسان عادت چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کرتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔

(بدر 28 فروری 1907ء بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص 207)

مورخہ 29 مئی 1898ء کو حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا ملخص یہ ہے۔

"میں نے چند ایک ایسے آدمیوں کی شکایات سنی تھیں کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا۔ کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلاتوقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے تاکہ دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص 59 بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص 207 مطبوعہ 10-9-35)

چھوڑ چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ المصور سمیع- آئی سپیشلسٹ

موسم گرما کی بیماری - آنکھوں کی الرجی

Acute Allergic Conjunctivitis جسے عام طور پر آنکھوں کی الرجی کہا جاتا ہے گرمیوں میں یہ بہت عام ہو جاتی ہے- یہ ان بچوں کو زیادہ متاثر کرتی ہے- جو دھوپ میں کام کرتے ہیں یا دھوپ میں کھیلتے ہیں- خاص کر کرکٹ' ہاکی وغیرہ یہ بیماری آنکھوں کی بیرونی بے رنگ جھلی کو متاثر کرتی ہے- آنکھوں کے اور حصے بھی اس بیماری سے متاثر ہو سکتے ہیں-

اس بیماری کی وجہ سے مریض کی آنکھوں میں خارش ہونے لگتی ہے- آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں مریض بار بار آنکھ ملتے رہتے ہیں- یہ علامات جلد ہی خود بخود ختم بھی ہو جاتی ہیں- مگر کچھ مریضوں میں اس بیماری کی ایک اور قسم جسے Spring Catarrh کہتے ہیں یہ گرمیوں میں بچوں کو بہت زیادہ متاثر کرتی ہے- اس بیماری کی مندرجہ ذیل علامات ہیں-

علامات دونوں آنکھیں اس سے متاثر ہو سکتی ہیں-

جوان اور بچے اس بیماری سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں-

آنکھوں میں بے تحاشا پانی آتا ہے-

آنکھیں دھوپ میں نہیں کھلتیں-

مریض کو اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ میں کچھ پڑ گیا ہے-

آنکھوں سے رطوبت بہتی ہے-

یہ بیماری آج کل پاکستان میں بہت عام ہو رہی ہے- خصوصاً بچے بہت متاثر ہو رہے ہیں- ہم ہسپتالوں میں روزانہ 10-8 متاثرہ بچوں کا معائنہ کرتے ہیں- اس بیماری کے علاج میں لاپرواہی کی وجہ سے بینائی متاثر ہو سکتی ہے- لاپرواہی ڈاکٹر اور مریض دونوں طرف سے ہو سکتی ہے- مگر قارئین الفضل کے لئے کچھ احتیاطی تدابیر درج ہیں جن پر عمل کرنے سے اس بیماری سے کسی حد تک بچاؤ ہو سکتا ہے-

احتیاطی تدابیر- گرمی میں بلا ضرورت بالکل باہر نہ نکلا جائے-

O بچے جب اسکول جائیں سر پر ٹوپی یا ہیٹ کا باقاعدگی سے استعمال کریں-

O دھوپ کی عینک باقاعدگی سے استعمال کی جائے-

O ہر پھل سبزی دھو کر کھائی جائے اور کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئے جائیں- کیونکہ یہ الرجی بچوں کے پیٹ میں کیڑوں کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے-

O ٹھنڈے پانی کے چھینٹے کا بار بار استعمال کیا جائے-

O آنکھوں کو صاف کرنے کے لئے Tissue Paper کا کم استعمال کیا جائے-

O جب کبھی بھی آنکھوں کی تکلیف ہو تو جلد از جلد Eye Specialist کو ہی دکھانا چاہئے-

O جو دوائی بھی استعمال کریں اس پر درج ہدایات کو ضرور غور سے پڑھیں-

O اگر بچوں کو آنکھوں کی Allergy ہو جائے تو ڈاکٹر کے مشورہ سے شربت Syrup اور Anti Allergic Drops and) Steroids Drops مکمل طور پر احتیاط سے استعمال کریں- اور ان قطروں کی آہستہ آہستہ مقدار کم کرکے آنکھوں میں ڈالنا چھوڑیں- نہیں تو یہ بیماری دوبارہ بڑی تیزی سے حملہ کرتی ہے-

O کئی لوگ Steroids کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے آنکھوں میں آرام آ جاتا ہے- سرخی کم ہو جاتی ہے- مگر یہ آرام وقتی ہوتا ہے اور آنکھوں کا دباؤ بڑھ جاتا ہے- جسے کالا موتیا کہتے ہیں- جس کی وجہ سے بینائی ضائع ہونے کا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے اس بیماری سے بچنے کے لئے بچوں اور بڑوں سب کو احتیاط کرنی چاہئے- خاص کر بچوں کو والدین کا کہنا مانتے ہوئے گرمی میں باہر کم نکلنا چاہئے علاج میں باقاعدگی کرنی چاہئے تاکہ ان علامات کی وجہ سے بچے کی پڑھائی اور مستقبل متاثر نہ ہو-

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

قبرص کے عیسائیوں کے ساتھ ان کا گٹھ جوڑ تھا- خفیہ حملہ کرکے مسلمانوں کا اسلحہ اور ان کے گھوڑے' ان کی عورتیں اور ان کے بچے پکڑ لیتے اور قبرص کے عیسائیوں کے پاس بیچ دیتے- اس اندرونی دشمن کا قلع قمع بھی ضروری تھا- چنانچہ امام ابن تیمیہ نے الناصر کی اجازت سے الخشاشین پر حملہ کیا اور ان کی طاقت کو پوری طرح کچل دیا- آپ نے وہاں کے پہاڑی جنگل کٹوا دیئے جہاں یہ لوگ چھپ جایا کرتے تھے-

یہ زمانہ مسلمانوں کے لئے مصائب کی انتہاء کا زمانہ تھا- اندلس میں مسلمانوں کی حکومت آخری دموں پر تھی- مشرق میں تاتاری غالب آ گئے تھے- مصر' شام اور فلسطین ابھی صلیبیوں کے تباہ کن حملوں سے سنبھل نہ پائے تھے- مسلمانوں کا اندرونی انتشار بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا- مختلف فرقوں کے باہمی تعصب نے بڑی خطرناک صورت اختیار کر لی تھی- اس دردناک حالت کے کئی مورخوں نے مرثیے لکھے ہیں- چنانچہ ابن الاثیر ایک نثری مرثیہ میں لکھتے ہیں کہ کاش مجھے ماں نہ جنتی یا امت مسلمہ کے یہ دردناک حالات لکھنے کے لئے میں زندہ نہ ہوتا- ایک مورخ کی حیثیت سے مجھے یہ دردناک قصہ لکھنا پڑ رہا ہے- ورنہ میرا دل خون کے آنسو بہا رہا ہے

ان حالات میں امام ابن تیمیہ نے دینی بگاڑ کو سنوارنے کی کوشش کی- بدعات اور رسوم کے خلاف جہاد کیا' باطنی توہمات کے ازالہ کی کوشش کی' لیکن حالات اس قدر بگڑ چکے تھے کہ آپ کی کوششیں کماحقہ بار آور نہ ہو سکیں- اس ناکامی کی ایک وجہ آپ کی طبیعت کی تیزی بھی تھی- لوگوں کے بزرگوں پر آپ کی تنقید بڑی سخت ہوتی تھی- اس شدت کی وجہ سے آپ کی کوششوں کا اثر صرف اہل علم طبقہ تک محدود رہا تھا-

امام ابن تیمیہ کا مسلک عقائد میں آپ سلفی تھے- تاویل اور مجاز کو جائز نہیں سمجھتے تھے دینی مسائل میں آپ ظاہر مفہوم کو ترجیح دیتے تاویل سے دور بھاگتے مثلاً استویٰ علی العرش کے بارہ میں کہتے اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھے ہیں بیٹھنے کی کیفیت نامعلوم ہے- کرسی کا وجود ہے- لیکن اس کی کیفیت مجہول ہے- اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور ہاتھ ہیں' لیکن کیفیت سے ہم بے خبر ہیں- اللہ تعالیٰ کی رویت ممکن ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ آسمان اول پر نزول اجلال فرماتے ہیں- غرضیکہ اس قسم کے مسائل کے بارہ میں وہ کسی تاویل کے قائل نہ تھے-

صوفیاء کے اکثر نظریات کو وہ توہمات' شطحیات اور خلاف شریعت سمجھتے تھے- صوفیاء کے نظریہ اتحاد و اباحت اور ان کے خوارق یعنی شعبدہ بازی کو کفر قرار دیتے تھے- قبر پرستی کے سخت خلاف تھے اس تشدد نے ان کو اس حد تک پہنچا دیا کہ زیارۃ قبور کے جواز کا بھی انکار کر دیا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے جانے کو بھی جائز نہ سمجھتے تھے گویا حضورؐ کے فرمان کی محبت نے جذباتی محبت پر غلبہ پا لیا تھا- وہ اس حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا ہے- ایک اور حدیث بھی آپ کے پیش نظر تھی وہ یہ کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف ایک شخص کو آتے جاتے دیکھا تو فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری قبر کو عبادتگاہ اور خانقاہ نہ بناؤ جہاں کہیں بھی تم ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے- اس سلسلہ میں روضہ کے پاس کھڑا ہوا شخص اور اندلس میں رہائش پذیر شخص دونوں برابر ہیں-

بعض مسائل فقہیہ کے بارہ میں بھی آپ کا موقف مذاہب اربعہ کے موقف سے مختلف تھا جس کی وجہ سے مقلد علماء آپ کے سخت مخالف ہو گئے- مثلاً طلاق بالیمین یا طلاق معلق کے جواز کے آپ قائل نہ تھے یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میری بیوی کو طلاق آپ کے نزدیک اگر وہ یہ کام کر بھی لے تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی- اس کے لئے انہوں نے ائمہ اہل بیت کی روایات سے استدلال کیا جو کہ اس قسم کی طلاق کے قائل نہ تھے-

اسی طرح بیک وقت تین طلاق کو وہ ایک طلاق قرار دیتے تھے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اسے ایک طلاق سمجھا جاتا تھا اور یہ کہ قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے- آپ حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق کو لغو اور بے اثر قرار دیتے تھے- آپ کے اس قسم کے نظریات کی وجہ سے شور بڑھ گیا- علماء نے آپ کے خلاف فتوے دیئے اور حکام نے علماء اور عوام کی شورش سے ڈر کر آپ کو قلعہ میں نظر بند کر دیا- آپ کے جسم کو تو قید کیا گیا' لیکن آپ کے نظریات اور آپ کی تحریرات کو قید نہ کر سکے- آپ کے عقیدت مند برابر کسی نہ کسی طرح قلعہ میں پہنچتے اور آپ کے خیالات اور آپ کے رشحات قلم کی اشاعت میں کوشاں رہتے- اس صورت حال سے چڑ کر علماء نے شور مچایا اور امیر شہر کو مجبور کیا کہ آپ کے پاس کسی کو نہ جانے دیا جائے آپ سے قلم دوات لے لی جائے' کسی قسم کا کوئی کاغذ بھی اندر نہ جانے پائے-

یہ پابندی آپ کے لئے ناقابل برداشت تھی لیکن سب کچھ خدا کی خاطر تھا اس کی تقدیر پر آپ راضی تھے- آپ کی آخری تحریر کہیں سے حاصل کردہ کوئلہ سے لکھی ہوئی آپ کی وفات کے بعد ملی- یہی سختیاں جھیلتے جھیلتے آپ 728ھ میں جبکہ آپ کی عمر ستاسٹھ (67) سال تھی اپنے رب کے پاس حاضر ہو گئے- آپ کا جنازہ قلعہ سے باہر لایا گیا- ایک خلق کثیر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور اپنے آزاد منش امام کو آخری سلام پیش کیا-

امام ابن تیمیہ کی کتب امام ابن تیمیہ بہت لکھنے والے کثیر التصنیف بزرگ تھے- بلا مبالغہ ہزاروں صفحات لکھے- بعض نے آپ کی چھوٹی بڑی پانچ سو کے قریب کتب شمار کی ہیں جن میں کئی طبع ہو چکی ہیں- آپ کی بعض کتب کے نام یہ ہیں- منہاج السنہ" رفع الملام عن ائمۃ الاعلام' معارج الوصول الحسبہ" فی الاسلام' الجوامع فی السیاسۃ" الالٰھیۃ" السیاسہ" الشریعہ" الواسطہ" و فصل المقال' الرسالہ" التدمیریہ- الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح ردالمنطقیین' الحمویہ الکبریٰ- الوسیلہ" القواعد (یہ مختلف مسائل کے بارہ میں آپ کے نوٹ ہیں) الرسائل (یہ مختلف آمدہ سوالوں کے جواب ہیں)-

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد (م-744) نے آپ کی سوانح عمری لکھی جس کا نام "العقود الدریہ" ہے- اس میں آپ کی کتابوں کی جو فہرست دی ہے وہ اکتالیس (41) صفحات پر مشتمل ہے- اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ ایک مختصر فہرست ہے ورنہ آپ کی تحریرات اس سے زیادہ ہیں-

آپ کے فتاویٰ جو فتاویٰ امام ابن تیمیہ کے نام سے مطبوعہ ہیں کئی جلدوں پر مشتمل ہیں-

امام ابن تیمیہ کا درس بھی بڑا مشہور اور مقبول تھا- سینکڑوں لوگ آپ کے علم سے سیراب ہوئے- آپ کے شاگرد امام ابن القیم نے تو عالمگیر شہرت حاصل کی اور آپ کے صحیح جانشین اور نائب قرار پائے-

☆......☆......☆......☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31649 میں اکبر احمد نسیم ولد بشارت احمد نسیم قوم خان پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی۔/30000 روپے۔ اور ترکہ والد پلاٹ برقبہ 2 کنال کا 1/4 واقع دارالرحمت وسطی مالیت۔/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اکبر احمد نسیم 15 نیازی سٹریٹ مسلم کالونی سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 مرزا اختر بیگ 422 این سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 ملک مظفر احمد 14/29-A سمن آباد لاہور۔

مسل نمبر 31650 میں بلقیس بیگم بیوہ قدرت اللہ خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/9 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مالیتی۔/1200000 روپے۔ اور جوڑی کانٹے مالیتی۔/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1182 روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بلقیس بیگم 18/9 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 امان اللہ خان وصیت نمبر 26581 گواہ شد نمبر2 شاہد منصور وصیت نمبر 28885۔

مسل نمبر 31651 میں محمد صادق ولد لال دین قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 63¾ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین برقبہ 2 کنال مالیتی۔/25000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 4 مرلہ مالیتی۔/150000 روپے۔ 3۔ حویلی برقبہ 10 مرلہ مالیتی۔/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1360 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صادق داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 رشید احمد زعیم انصار اللہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد سیکرٹری وقف جدید داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31652 میں مسرت جبین زوجہ ایاز احمد ساہی قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں P/O خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ - حق وصول شدہ مبلغ۔/20000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی۔/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت جبین ساکن ڈسکہ کلاں P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ارشد محمود ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 سعید احمد ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31653 میں بشریٰ حفیظ بیوہ شیخ حفیظ احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ P/O خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ مالیتی۔/30000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 7 گرام مالیتی۔/3500 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/2000 روپے۔ اور سلائی مشین مالیتی۔/500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از مرکز ربوہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ حفیظ ڈسکہ کوٹ P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر2 شیخ محمد جمیل نائب قائد خدام الاحمدیہ ڈسکہ کوٹ۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرم سلیمان احمد طاہر صاحب کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بیٹی عزیزہ فوزیہ کی تقریب رخصتی ہمراہ عزیزم سید محمد شعیب عمیر بتاریخ 21۔ مارچ 1998ء کراچی میں بخیرو خوبی انجام پائی۔ اس تقریب میں محترم نواب زادہ مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے ہوا۔ محترم نسیم سیفی صاحب نے اس تقریب کے لئے کہے گئے دعائیہ اشعار پڑھے۔ محترم امیر صاحب کی درخواست پر محترم نسیم سیفی صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

اس سے قبل 6۔ مارچ بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں مربی سلسلہ مکرم سید حسین احمد صاحب نے اعلان نکاح فرمایا تھا۔ عزیزہ فوزیہ محترم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کی پوتی اور مولانا نسیم سیفی صاحب کی نواسی ہے۔ عزیزم سید محمد شعیب عمیر۔ محترم سید محمد عمیر صاحب (وفات یافتہ) کا بیٹا اور محمد بشیر چغتائی صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔

نیلامی ملبہ کوارٹرز

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹرز نمبر 28-29-40-41-42-43 کا ملبہ مورخہ 98-6-10 بوقت 9 بجے صبح بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب استفادہ فرمادیں۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔

(ناظم جائیداد)

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ عطاء اللہ صاحب ایگزیکٹو انجینئر لوکل گورنمنٹ مورخہ 27- مئی 1998ء کو بوقت 15-7 شام راولپنڈی میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 28- مئی 1998ء کو احمدیہ قبرستان جہلم میں تدفین ہوئی۔ آپ راجہ محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کے فرزند تھے۔ موصوف ایک نیک، عبادت گذار اور خوش خلق انسان تھے۔ جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے موصوف نے پسماندگان میں ایک بیوہ اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت کرے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

○ عزیزہ منصورہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم کوثر صاحب رحمان کالونی ربوہ مورخہ 13- مئی 1998ء کو بعمر 15 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد عصر جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں پڑھایا۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم ملک خالد مسعود صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ عزیزہ عابدہ پروین صاحبہ اور عزیز منظور احمد شور کوٹ شہر تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

○ مکرم منور ذوالنون صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی والدہ محترمہ عزیزہ خورشید صاحبہ فالج کے عارضہ میں مبتلا ہیں

بقیہ صفحہ 3

چند لمحات میں سکڑ کر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یہ طلسماتی لمحات سے زیادہ حسین حقیقت کے لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسمان پر منصوبے بنائے آج وہ زمین پر حقیقت بن کر ہمارے سامنے اتر رہے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 93ء)

اس کے بعد سے ہر سال قادیان کے لئے لندن میں جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اور یہ حقیقت سال کے دوران متعدد دفعہ جلوہ گر ہوتی ہے۔

کبھی کسی ملک کے جلسہ سے خطاب ہو رہا ہے۔ کسی ملک کی مجلس شوریٰ کو ہدایات دی جارہی ہیں۔ کسی ملک کی تنظیموں کے اجتماع کی رونق بڑھائی جارہی ہے۔ کہیں تربیتی کلاس کے شرکاء کو نصائح کی جارہی ہیں۔ الغرض ایم ٹی اے نے جماعت احمدیہ کو ایسی زندگی عطا کی ہے کہ امام وقت ہر ملک میں نہ ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 2: جون- 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

3جون غروب آفتاب	7-13
4جون طلوع آفتاب	5-01

عالمی خبریں

آسٹریلیا نے پاکستان پر پابندی لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق آسٹریلوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان آسٹریلیا سے بڑی مقدار میں گندم خریدتا ہے۔ اس لئے آسٹریلیا پاکستان سے تجارتی تعلقات ختم نہیں کرے گا۔

ایران نے کہا ہے کہ پاکستانی بم اسرائیلی عزائم ناکام بنا دے گا۔ اسلام آباد پہنچنے پر ایرانی وزیر خارجہ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کے مسلمان خوش ہیں۔ ایران ایٹمی تجربات پر پاکستان کی حمایت اور پابندیوں کی مذمت کرتا ہے۔

افغانستان کے زلزلہ زدہ علاقوں میں بارش اور تودے گرنے سے بھی سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ساڑھے پانچ ہزار سے زائد نعشیں نکالی جاچکی ہیں۔ بارش اور مختلف علاقوں میں سڑکیں نہ ہونے کے باعث امدادی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

جاپان نے پاکستان اور بھارت کو ایٹمی اسلحہ پر ثالثی کی پیش کش کردی ہے۔

بھارت نے اپنے دفاعی بجٹ میں 14 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔

بھارت اور اسرائیل نے 16 اور 27 مئی کو پاکستان پر مشترکہ حملے کا منصوبہ بنایا تھا۔ بھارتی ہائی کمشنر کو بلا کر بھارت میں کھڑے اسرائیلی طیاروں کی فلم دکھادی گئی۔ خفیہ اداروں کے اہلکاروں نے فلم دکھانے کے بعد ان سے پوچھا کہ بھارت کے پاس ایف 16 نہیں یہ کہاں سے آئے؟ بھارتی کمشنر اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

کولمبیا میں پر تشدد صدارتی انتخابات کے موقع پر بم دھماکوں اور فسادات میں مرنے والوں کی تعداد 25 ہو گئی ہے۔

متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان نے کہا ہے کہ امریکہ منافقانہ پالیسی چھوڑ دے۔ امریکی حکومت صرف اسرائیلی حکومت کی بات سنتی اور عمل کرتی ہے۔

مصر نے لیبیا پر عائد پابندیاں توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اقوام متحدہ سے بھی پابندیاں اٹھالینے کا مطالبہ کیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

انڈونیشیا کے اٹارنی جنرل نے سابق صدر سہارتو کے خلاف تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ان پر اقربا پروری اور بدعنوانی میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کئے جارہے ہیں۔

زمبیا کے سابق صدر کوانڈا کو الزامات سے بری کر دیا گیا ہے۔

عرب لیگ نے کہا ہے کہ پاکستان نے دھماکہ کرکے طاقت کا توازن برابر کر دیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں بم دھماکہ سے فوجی عمارت تباہ اور ایک شخص ہلاک ہو گیا ہے۔ مجاہدین نے بھارت کے سابق وزیر مملکت کے برادر نسبتی سمیت 17 ایجنٹوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

امریکہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ذریعہ ایک بار پھر وزیر اعظم نواز شریف سے رابطہ کیا ہے۔ انہوں نے نواز شریف کو 8 جون کو نیویارک آنے کی دعوت دی۔ نواز شریف نے معذرت کرلی ہے کیونکہ انہوں نے سعودی عرب کویت اور متحدہ امارات کے دورہ کا پروگرام بنالیا ہے۔ وزیر اعظم مستقبل کے لائحہ عمل کے لئے دوست ممالک کو اعتماد میں لینا چاہتے ہیں۔

ہالینڈ ہاکی کا عالمی چیمپئن بن گیا ہے فائنل میں سپین کو ہرادیا۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دھماکوں نے اسلام کا نام روشن کر دیا ہے۔ اب ہمیں سپر طاقتوں کے ہر چیلنج کو قبول کرکے منہ توڑ جواب دینا ہو گا۔ عوام بھرپور ساتھ دیں تو تین سالوں میں ملک کی تقدیر بدل دی جائے گی۔ اب ہمیں اسلام کی سربلندی اور ناپاک بیرونی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کئی قربانیاں دینا پڑیں گی۔

ایٹمی دھماکہ کرنے والی ٹیم کے سربراہ اور ایٹمی توانائی کمیشن کے ممبر ٹیکنیکل ڈاکٹر ثمر مبارک نے روزنامہ جنگ کو ایک خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے سربراہ ڈاکٹر قدیر کا ایٹم بنانے سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف پانچ فیصد کردار ادا کرنے والا سارا کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹم بم کی تیاری اور ایٹمی دھماکہ کا مینڈیٹ ایٹمی توانائی کمیشن کا تھا۔ کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کا کوئی کردار نہیں۔ دنیا بھر میں ایٹمی دھماکہ یا ایٹم بم کی تیاری کی ذمہ داری ایٹمی توانائی کمیشن کی ہوتی ہے کسی نجی ادارے یا لیبارٹری کی نہیں ڈاکٹر قدیر ایٹمی دھماکے کے وقت آبزرور کے طور پر تھے۔ ڈاکٹر قدیر کے بیانات سے سائنس دانوں، انجینئرز اور ٹیکنیشنز کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ پاکستان کو دنیا بھر میں اعلیٰ مقام دلانے والوں کا کوئی نام نہیں لیتا اور جس ادارے کا صرف 5 فیصد کردار ہے وہ سارا کریڈیٹ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی ہے۔

کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے سربراہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان چاغی میں دھماکے کرنے والی پاکستانی سائنس دانوں کی ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر ثمر مبارک کو شاندار کامیابیوں پر مبارکباد دینے کے لئے ان کی رہائش گاہ پر گئے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ڈاکٹر ثمر مبارک اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا قوم کو آپ کی صلاحیتوں پر فخر ہے۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ مذاکرات کو تیار ہیں۔ وزیر اعظم نے ایک جاپانی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بھارت نے ہمارے نیک ارادوں کا جواب دھماکوں سے دیا جس سے علاقہ میں طاقت کا تمام تر توازن اس کے حق میں ہو گیا تھا۔

بین الاقوامی ڈیجیٹل نیٹ ورک سے پاکستان اس سال دسمبر تک منسلک ہو جائے گا۔ صارفین کو مارچ 99ء میں سہولت مل جائے گی۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ہم عالمی پابندیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اخراجات کم کریں گے۔ اور برآمدات بڑھائیں گے۔ امریکہ اور جاپان کی پابندیوں سے ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد متاثر ہو گی۔ ایٹمی دھماکوں سے اقتصادی صورتحال زیادہ متاثر نہیں ہوئی۔ گندم کی فصل اچھی ہوئی ہے۔ دیگر انتظامات بھی بہتر بنائیں گے۔

خانیوال میں "کالی آندھی" کی وجہ سے ٹمبر مارکیٹ میں آگ لگنے سے 200 سے زائد دوکانیں اور گھر جل کر راکھ ہو گئے۔ ضلعی انتظامیہ اور فائر بریگیڈ کا عملہ اطلاع کے باوجود موقع پر نہ پہنچا۔ میاں چنوں اور ملتان کے فائر بریگیڈ نے 20 گھنٹوں کی زبردست کوشش کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ آتشزدگی سے ایک بچہ ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شہریوں نے اس واقعہ کے خلاف ہڑتال کی۔ مشتعل ہجوم نے پولیس اور مجسٹریٹ پر پتھراؤ کیا۔ ٹریفک کا نظام درہم برہم کر دیا گیا۔ مارکیٹیں اور بازار بند رہے۔ مظاہرین نے کئی جگہ توڑ پھوڑ کی۔

وزیر اعظم نے قرض نادہندگان کے خلاف بڑے اپریشن کی منظوری دے دی ہے۔ ایجنسی کا اصل مقصد بھی نادہندگان کے خلاف کارروائی کرنا ہے۔

جعلی زرعی ادویات کی فروخت سے پاکستان کو اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

سرکاری ملازم ڈاکٹروں کو پرائیویٹ کلینک چلانے پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔

وزیر خزانہ نے خدمت کمیٹیوں کو فنڈز دینے سے انکار کر دیا ہے۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ماہ مئی 1998ء کا اخبار الفضل کا بل مبلغ -/57 بنتا ہے۔ برا کرم جلد ادا کرکے ممنون فرمائیں۔
(مینیجر)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

سالانہ لوٹ سیل
جارجٹ ہر قسم، شارٹ شفون، اَن سِلے برقعوں کی بے شمار ورائٹی
محدود سٹاک - اصل سے کہیں کم قیمت
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب 212866

اطلاع برائے تبدیلی دواخانہ
میں نے اپنا دواخانہ "دارالعلاج" رحمت بازار ربوہ سے فروٹ مارکیٹ دارالرحمت غربی دوکان نمبر 127-128 میں تبدیل کرلیا ہے۔ لہذا احباب آئندہ وہاں تشریف لایا کریں۔
حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء دارالعلاج
127-128 فروٹ مارکیٹ دارالرحمت غربی ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
● ہر ماہ 5-6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی 1 دارالسلام غربی ربوہ 212855 212755
● ہر ماہ 10-11-12 تاریخ 741 NW دوکان 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی 415845
● ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودہا 214336
● ہر ماہ 21-22-23 تاریخ محمود آباد 3 نزد پوسٹ آفس کراچی 44 5889743
● ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024

پتہ بیرون